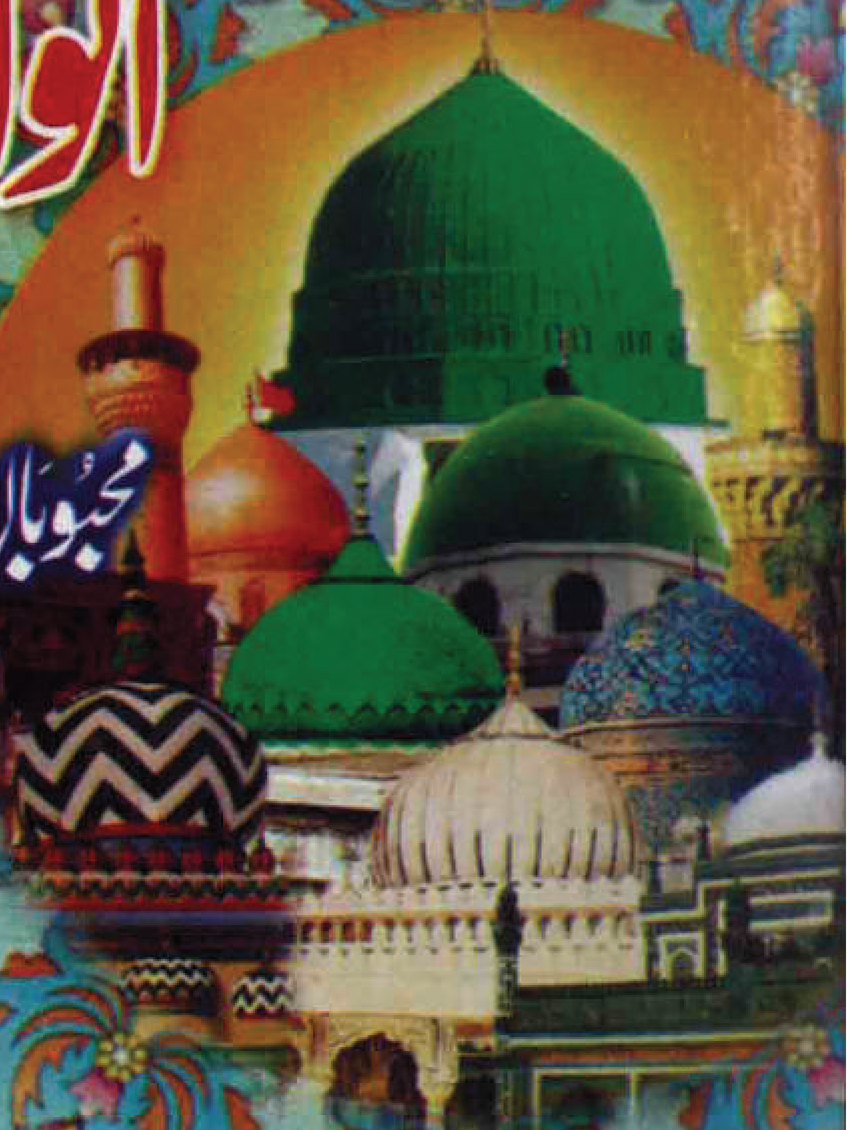
انوارالابرار

المعروف

محبوبانِ خُدا کی حکایات



مؤلف

ابوالعرفان پروفیسر

فتح محمد نسیم

مکتبہ جمال کرم لاہور

انوارُ الابرار

المعروف

محبوبانِ خُدا کی حکایات

ابوالعرفان حاجی فتح محمد نسیم

ایم اے اردو، ایم اے علوم اسلامیہ

مکتبہ جمالِ کرم

9 مرکز الاویس (سنت بزنل) دربار مارکیٹ - لاہور فون: 7324948

نام کتاب ...... انوار الابرار المعروف محبوبان خدا کی حکایات
مصنف ...... پروفیسر فتح محمد نسیم
اشاعت اول...... فروری 2002ء
تعداد ...... گیارہ سو
سرورق ...... محمد رمضان فیضی
زیر اہتمام ...... ایم احسان الحق صدیقی
ناشر ...... مکتبہ جمال کرم، لاہور
قیمت ...... 75 روپے

ملنے کے پتے

(1) ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
(2) ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 انفال پلازہ، کراچی
(3) فرید بکسٹال، اردو بازار لاہور
(4) احمد بک کارپوریشن عالم پلازہ کمیٹی چوک، راولپنڈی
(5) مکتبہ المجاہد دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ سرگودھا

چوتھا باب

اتباعِ رسولؐ

اتباع کے لفظی معنی متابعت' تقلید اور پیروی کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر اس سے مراد کسی کے دیئے ہوئے لائحہ عمل کو اختیار کرنا۔ کسی کے ضابطۂ حیات کو مشعل راہ بنانا۔ کسی کے نقوش قدم پر چلنا ہے۔ کسی عام آدمی کے اتباع کا مطلب تو واقعی نقوش پا کو دیکھ کر چلنا ہے لیکن محسن انسانیت مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اتباع کا مقصد نقوش پا کو چوم کر اور مستی میں جھوم کر چلنا ہے۔ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہو تو پہاڑوں سے ٹکرا جانا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اشارہ پر سمندروں کی پہنائیوں کو بلا خوف و خطر اور بلا تردد چیر جانا ہے۔ اس طرح اتباع رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مراد یہ ہوگی کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ نظام مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آئینہ دار ہو۔ ہمارا ہر قول احادیث مقدسہ کی تکمیل اور ہر فعل سنت مطہرہ کی تعمیل کا مرکز ہو۔ ہمارا اٹھنا بیٹھنا' کھانا' پینا' رونا' ہنسنا غرضیکہ زندگی کا ہر شعبہ اسلامی ضابطہ حیات کی ترجمانی کرے۔ ہمارا اخلاق لاثانی اور غیرت اسلامی بے مثل ہو۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

سیرت مصطفٰے نہ ہو جس میں ' باعثِ ننگ زندگانی ہے
اتباع رسول میں بے شک دو جہانوں کی کامرانی ہے

درج ذیل چند واقعات میں اتباعِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روشن مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

1- حضرت اسامہؓ کی لشکر کشی

سریر آرائے خلافت ہوتے ہی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مدینہ منورہ کے گرد و نواح کے نومسلم قبائل نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار

کردیا۔ یہود اور منافقین نے اسلام کے خلاف اپنی معاندانہ کارروائیوں میں اضافہ کردیا۔ کئی لوگوں نے جھوٹی نبوت کے دعوے کر دیئے۔[1] سب سے بڑھ کر رومیوں کی طرف سے خطرہ تھا۔ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی خبر سن کر اپنی مخالفانہ کارروائیوں میں اضافہ کردیا تھا۔

ان شدید مشکلات سے گھرے ہونے کے باوجود سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ کے لشکر کی روانگی کا اعلان کردیا۔ اس لشکر کو اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ کے آخری ایام میں ترتیب دیا تھا لیکن آپ کی شدید بیماری اور وصال کی وجہ سے یہ لشکر روانہ نہ ہو سکا تھا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کی روانگی کا فیصلہ سن کر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پریشان ہوگئے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق ان کٹھن حالات میں لشکر کی روانگی خطرناک ہوسکتی تھی کیونکہ اگر منکرین زکوٰۃ وغیرہ کسی گروہ سے مقابلہ ٹھن جاتا تو سپاہ کی بہت کمی محسوس کی جاتی۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے باہم مشورہ کر کے جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت صدیق اکبر کے پاس بھیجا تا کہ وہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کی روانگی کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کرواسکیں۔ جناب فاروق اعظم چند دوسرے سرکردہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق کے پاس حاضر ہوئے تو عرض کرنے لگے کہ اسامہ کے لشکر کی روانگی ملتوی کردی جائے کیونکہ تمام تجربہ کار اور جنگ آزمودہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اگر ملک سے باہر بھیج دیا گیا تو دشمنوں کو اپنے مکروہ عزائم کو بروئے کار لانے کا موقع مل جائے گا۔ ایسا نہ ہو کہ ان حالات سے فائدہ اٹھا کر دشمن مرکز اسلام مدینہ منورہ پر حملہ کردے۔

امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مشورہ سن کر جواب دیا:

''اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر جنگل کے

درندے بھی مدینہ میں گھس کر مجھے اچک کر لے جائیں تو پھر بھی میں اس لشکر کو روانہ کرنے سے باز نہیں آؤں گا جس لشکر کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روانہ ہونے کا حکم دیا۔''

2- سپہ سالار کی تبدیلی کا مطالبہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ''اسامہ بن زید کی جگہ کسی اور صحابہ کو سپہ سالار مقرر کیا جائے''

حضرت صدیق اکبر: ''کیا میں اسامہ کو سپہ سالاری سے معزول کر دوں؟''

حضرت عمرؓ: وقت کا تقاضا یہی ہے۔ لشکر میں کئی جلیل القدر صحابہؓ شامل ہیں کسی ایک کو سپہ سالار مقرر فرما دیجئے۔''

حضرت صدیق اکبر: (غصہ میں کھڑے ہوتے ہوئے): ''اے خطاب کے فرزند! تیری ماں تجھے روئے۔ خود نبی پاک نے اسامہ کو سالار مقرر کیا۔ تم کہتے ہو کہ میں اس کی جگہ کسی اور کو مقرر کر دوں۔ نہیں! ہرگز نہیں!''

یہ ہے اتباع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ اعلیٰ مثال جس کا جواب نہیں۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر اسامہ کو اس لئے روانہ کیا کہ اس کی روانگی کا حکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ اسامہ کو سالاری سے اس لئے الگ نہیں کیا کہ یہ تقرر اللہ کے رسول نے کیا تھا۔

3- منکرین زکوٰۃ کے خلاف کارروائی

ایک اور بڑا فتنہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سر اٹھایا منکرین زکوٰۃ کا تھا۔ بعض نو مسلم قبائل نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا تو صدیق اکبر نے ان کے خلاف سخت اقدام کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک بار پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس فیصلہ کو قرین مصلحت نہ سمجھتے ہوئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس سے باز

رکھنے کی کوشش کی اور تجویز پیش کی کہ فوری طور پر انکے خلاف کوئی قدم نہ اٹھایا جائے۔ جب خارجی حالات سدھر جائیں تو منکرین زکوٰۃ کو راہ راست پر لایا جاسکتا ہے۔ امیر المؤمنین نے یہ مشورہ بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مسئلہ میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہم نوا تھے۔ اس لئے انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی اور انہیں منکرین زکوٰۃ کے خلاف کارروائی سے روکا کہنے لگے:۔

عمر فاروق: اے امیر المؤمنین! ان لوگوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیجئے۔"

صدیق اکبرؓ: "(عالم جلال میں) یہ کیا؟

جاہلیت میں تو تم بڑے سرکش تھے!۔

مسلمان بن کر .... ہوگئے (سخت لفظ ہے)؟

وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے..........

دین پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے..........

کیا میری زندگی میں دین کی قطع برید کی جائے گی؟

خدا کی قسم! اگر منکرین زکوٰۃ مجھے زکوٰۃ سے رسی کا ایک ٹکڑا بھی دینے سے انکار کریں گے (جو وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت دیا کرتے تھے) تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا"

یہ ہے اتباع رسولؐ!

4- یہ ہے عمر کا فیصلہ

ایک مرتبہ ایک منافق اور یہودی میں تنازعہ اٹھ کھڑا ہوا۔ جب وہ باہمی طور پر اس کو حل نہ کر سکے تو فیصلہ کے لئے حکم مقرر کرنے پر متفق ہوگئے۔ یہودی کہنے لگا:

یہودی: "مجھے تمہارے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا فیصلہ منظور ہے۔"